عزیز الرحمان

پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ اردو قرطبہ یونیورسٹی پشاور

خالدہ وزیر

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں

محمد عمر

ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ اردو، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

ظہور احمد اعوان کے سفر ناموں میں کردار نگاری

Aziz-r-Rehman
Ph.D Urdu Research Scholar, Deptt; of Urdu Qurtuba University Peshawar
Khalida Wazir
University of Science and Technology Bannu
Muhammad Umar
Research scholar M.Phil, Deptt; of Urdu, Qurtuba University Peshawar

Characterization in Zahoor Ahmed Awan's travelogues

A tourist comes in contact with some of the people he has to meet and talk directly with. Through a travelogue, we can carefully review the social and social aspects of a country. And in a travelogue at home, we get to know about the inhabitants of a country. The name of Zahoor Ahmed Awan is considered among the best travel writers and he has done this work very well. Be it Begum Akhtar Riazuddin or Mumtaz Mufti, they continue to provide us with the best information about Japan and Hajj.

Keywords: *Zahoor Ahmad Awan, Characterization, Begum Akhtar Riazuddin, Mumtaz Mufti, Japan, Hajj.*

سفر اور سیر و سیاحت کے دوران ایک سیاح کو کئی قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ بعض لوگوں سے براہ راست ملنا اور بات کرنی پڑتی ہے۔ بلکہ بہت سے لوگوں کو دیکھ کر یا سن کر ان کے بارے میں کوئی رائے قائم کی جاتی ہے۔ مختلف قسم کے یہ سب کردار ایک سفر نامے کا حصہ ہوتے ہیں۔ سفر نامہ نگار ان مختلف لوگوں کی عادات،

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مزاج، نفسیات اور لباس وغیرہ کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرتا ہے۔ اسی کو کردار نگاری کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسی شخص کے رویے اور اخلاق وغیرہ کے بارے میں کچھ کہا جائے تو یہ بھی کردار نگاری کے زمرے میں آتا ہے۔

دوسرے ملکوں میں جن لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں ان کے کردار کے بارے میں سفر نامہ نگار اس لیے ضروری معلومات تحریر کرتا ہے کہ ان کرداروں کے ذریعے دوسرے معاشرے کے لوگوں کے رویوں کو اُجاگر کیا جا سکے۔ مختلف لوگوں کے کرداروں او معاملات کے ذریعے اس معاشرے کے اخلاقی نظام کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے ماحول اور معاشرے کے مطابق زندگی گزارتا ہے چنانچہ ایک شخص کے اخلاق وعادات دراصل ایک پورے معاشرے کے اخلاق وعادات کو نمایاں کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے اپنے سفر ناموں میں کردار نگاری پر پوری توجہ دی ہے۔ ان سے جو شخص ملا یا کسی شخص کو دیکھا اور سُنا تو اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھا ہے۔ کسی بھی کردار کو انہوں نے بغیر تعارف کے نہیں چھوڑا۔ کسی کے اخلاق وعادات کو بہتر پایا تو اس کے لیے تعریفی جملے لکھے اور کسی کی عادت اچھی نہیں لگی تو اس پر تنقید کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ چونکہ کردار نگاری میں ایک شخص یا ایک کردار کا پورا سراپا آتا ہے اس لیے مصنف نے لباس اور وضع قطع کو بھی ضروری حد تک بیان کیا ہے۔ اور یوں رویوں اور عادات پر بھی کچھ نہ کچھ ضرور لکھا ہے۔ ذیل میں ان کے سفر ناموں میں چند اہم کرداروں اور ان کے بارے میں کردار نگاری کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کا پہلا سفر نامہ امریکہ سے متعلق ہے اور اس کا نام ہے: "دیکھ کبیرا رویا"۔ اس سفر نامے میں وہ ایک امریکی نوجوان کے اخلاق و کردار سے متاثر ہوئے چنانچہ ان کے ساتھ اپنے معاملات کی تفصیل یوں بیان کی ہے:

> "آج ایک جواں سال امریکی سے ملاقات ہوئی۔ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اس کی خوش اخلاقی دیکھ کر پاکستان یاد آیا۔ دراصل ہمیں دو عدد بیڈ کی ضرورت تھی۔ ہم نے کسی جگہ اشتہار لگایا۔ شام میں اشتہار کے ساتھ کسی کی پرچی اور ٹیلی فون نمبر درج تھا۔ رابطہ کر کے دوسرے دن کا وقت مقرر کیا۔ پہنچے تو جواں سال مسٹر سٹورلی موجود تھے۔ سفید فام، لمبے تڑنگے، مشرقی نقوش کے مالک، ہنس مکھ، خوش باش، کمرہ کھول کر پلنگ دکھایا۔ پسند آیا۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بالکل نیا تھا۔ قیمت پچاس ڈالر لگی۔ ہم نے نہ لینے کی غرض سے تیس ڈالر کہے۔ کچھ بیچ بیچ کے بعد معاملہ پٹ گیا۔ اب سامان لے جانے کا مسئلہ تھا۔ یہاں سامان ڈھونے کی فیس اصل سامان سے بعض اوقات بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے لوگ اپنے گھروں کا فالتو سامان سڑک کے کنارے ڈال دیتے ہیں۔ نوجوان نے بڑی فراخدلی سے اپنی بڑی سی موٹر کے اوپر پلنگ کے دو گدے باندھے۔ لوہے کا فریم توڑ مروڑ کر ڈگی میں رکھا اور ہمارے فلیٹ تک سامان کو اور ہم کو اٹھا کر لے آئے۔ سامان ہمارے کمرے میں سجایا اور ہنستے کھیلتے چلے گئے۔"(۱)

انفرادی کردار نگاری یعنی ایک شخص کے وضع قطع اور اخلاق و عادات کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے کسی ایک قبیلے یا گروہ کی اجتماعی کردار نگاری بھی کی ہے۔ امریکہ میں پولیس کے رویے اور خوش اخلاقی کے ساتھ ساتھ ان کی فرض شناسی کا بھی خوب نقشہ کھینچا ہے۔ پولیس کے بارے میں ان کے تاثرات ملاحظہ ہوں:

"یہاں پولیس ہمہ وقت چوکس نظر آتی ہے۔ ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور ہر وقت اپنے فرائض ادا کرتی نظر آتی ہے۔ ہم نے کسی پولیس والے کو کسی جگہ پڑاؤ ڈالے نہیں دیکھا۔ جب دیکھا اور جہاں دیکھا حرکت میں دیکھا۔ یہاں کے پولیس والے ڈھیلے ڈھالے یا توندو مُچھل قسم کے خونخوار انسان نہیں بلکہ خوبصورت، ہنس مکھ، ملنسار، ہمدرد اور دوست ٹائپ کے ساتھی ہیں۔ بانکے، سجیلے، لمبے تڑنگے، مضبوط و توانا، سمارٹ قسم کے خوبصورت جسموں والے مرد و زن جن پر وردیاں سجی ہیں اور ہتھیار جن کا زیور نظر آتے ہیں۔ توندیں تو سب پولیس والے اپنے گھروں کو چھوڑ کر آتے ہیں۔ جسے دیکھو واہ واہ جوان ہے۔ فلموں کا ہیرو۔"(۲)

سفر نامہ "امریکہ نامہ" میں کردار نگاری کے ضمن میں ایک پاکستانی کا حلیہ اور عادات و مزاج شگفتہ انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ ایک درویش قسم کا انسان ہے اور اسی لیے اس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کو عنوان دیا ہے "قصہ ایک درویش پاکستانی کا" اس کے کردار کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کس قسم کا کردار ہے اور اس کی زندگی کے شب و روز کیسے گزرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"مہربان موصوف کے بال بڑھے رہتے ہیں۔ مگر ان کا خیال ہے کہ پردیس کے زمین پر بال چھوڑ کر نہیں جانا چاہیئے چنانچہ ان کے بال سارے گھر میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ لائل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پوری قینچی سے ہر روز تھوڑی سی فصل کاٹ لیتے ہیں مگر امریکی نائیوں سے بال کٹوانے کو ناک کٹوانے سے تشبیہہ دیتے ہیں اور ان کے غیر اسلامی اُستروں سے اپنے بھرپور چمکتے بالوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ موصوف نے آتے ہی امریکن اپارٹمنٹ کو پنجاب کے کسی پنڈ کا حسن بنا دیا ہے۔ ہر طرف رسیاں لٹکی ہیں۔ ان پر تولیے، کچھے، جانگیے اور دوسری پوشاکیں پھیلی دکھائی دیتی ہیں۔ یہی حال انہوں نے امریکی باورچی خانے اور غسل خانے کا بھی کیا ہے۔"(۳)

ہندوستان کے سفر کے احوال ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے اپنے سفر نامہ "گنگا جمنا کے دیس میں" رقم کیے ہیں۔ دہلی میں ایک سکھ سردار جی سے اپنی ملاقات کے ذکر میں سردار جی کا کردار نمایاں کیا ہے۔ لکھا ہے:

"سردار جی پینتالیس پچاس سال کی عمر کا بندہ تھا۔ نین نقشہ اچھا تھا۔ لباس بھی معقول تھا۔ چہرے پر سکھوں کا ظلم نہیں سادگی لکھی تھی۔ تھوڑا بہت پڑھا لکھا تھا۔ مجھ سے میرے کام کے متعلق پوچھا اور کہا: "تُسی اچھے او۔ اچھے اچھے کم کر کے روٹی کماندیو۔"(۴)

اس سفر نامے میں ایک پختون خان کا تعارف کرتے ہیں کہ وہ خیبر پختونخوا کے مشہور سیاسی خاندان یعنی عبدالغفار خان عرف باچا خان اور ولی خان کے خاندان سے تھے۔ نام ان کا یونس خان ہے۔ ان سے ملاقات اور ان کے حلیہ اور کردار کے بارے میں لکھا ہے:

"یونس خان بچپن کی تصویروں میں تو یقیناً خان برداران کے خاندان یعنی ولی خان، علی خان، ڈاکٹر خان، غفار خان سے مختلف نظر آتے ہیں۔ مگر اس وقت چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھے ہوئے وہ ان لوگوں سے مشابہ نظر آرہے تھے۔ ان کی عمر اس وقت ۸۲ سال تھی۔ دو سال سے صاحب فراش تھے۔ ہاتھ لرزتے تھے اور ٹانگیں تقریباً مفلوج تھیں۔ زبان میں لکنت تھی۔ بڑے تپاک سے ملے۔"(۵)

دہلی میں مصنف نے لوگوں کی زندگی کو بڑے غور سے دیکھا۔ ان کے حالات پر گہری نظر رکھی اور ان صحت اور رنگت تک کا جائزہ لے کر اپنے سفر نامے میں تحریر کیا۔ ایک جگہ ایک شخص اور اس کی بیٹی کی کردار نگاری کا نمونہ ملاحظہ ہو:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

''وہاں میں نے ایک بے فکرے کو اپنی گٹھڑی کے اوپر چپ چاپ بیٹھے دیکھا۔ وہ اس ہجوم بے کراں میں بھی مطمئن بیٹھا تھا۔ کبھی کبھار جیب سے ایک آدھ اخروٹ نکال کر ہاتھوں یا پاؤں سے توڑ کر کھانے لگتا۔ ایک بچی پر مجھے بڑا ترس آیا۔ عمر چار پانچ سال ہو گی۔ اسے اینٹ جتنا موٹا سویٹر پہنایا گیا تھا۔ اس کے سر پر روغنی کاغذ کی سنہری ٹوپی تھی۔ لپ لپ سرخی اس نے لگائی تھی۔ پسینے میں وہ نہا رہی تھی اور مظلوم نگاہوں سے اپنی ہڈیوں کی ہار ماں اور دبلے پتلے باپ کو دیکھ رہی تھی۔ یہ خاندان کسی سے ملنے جا رہا تھا۔ ماں نے بھی طوطے کے رنگ کی ساڑھی اوپر سخت گرم سویٹر پہن رکھا تھا۔ یہ لوگ بس میں ادھر اُدھر لڑھک رہے تھے۔''(۶)

ایک اجتماعی منظر کشی کرنے اور چند لوگوں کو بیک وقت دیکھ کر ان کے حلیے، باتوں کے انداز اور دیگر سرگرمیاں وغیرہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایک فرد کی شخصیت کے مختلف پہلو بھی ڈاکٹر ظہور احمد اعوان مکمل طور پر بیان کرتے ہیں تاکہ سفرنامہ پڑھنے والے سے اس متعلقہ شخص کا مکمل تعارف ہو جائے۔ یہ تفصیلی تعارف جیسے ایک کردار کی ملاقات اپنے قاری سے کرواتا ہے۔ جس کردار میں جتنی خوبیاں اور خامیاں مصنف کو نظر آئیں وہ کھل کر بیان کرتے ہیں۔ کسی لگی لپٹی سے کام نہیں لیتے۔ سچائی ہی ان کی تحریر پر قاری کے اعتماد کو مسلسل قائم رکھتی ہے۔ اپنے ایک جاننے والے اور امریکہ میں ملنے والے شخص علی میاں کی شخصیت اور کردار کا ذکر یوں کیا ہے:

''علی میاں جسے میں پیار سے علی ماما کہتا ہوں، بڑے خوبصورت اور پیارے آدمی ہیں۔ انگریزوں اور امریکیوں سے بڑھ کر جمیل، صحت ایسی کہ جوانی پھٹی پڑتی ہے۔ قد بُت واہ واہ۔ معمولی چور ڈاکو تو نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہ ہو۔ نیویارک میں ٹیکسی چلانا بڑی مشکل اور دل گردے کا کام ہے۔ علی میاں ہر چیز سے مزین ہیں۔ ہر خطرے کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھنے والے۔ کہتے ہیں جس نے نیویارک میں ٹیکسی چلائی وہ کہیں بھی کوئی کام کر سکتا ہے۔ علی مزاج کا بڑا سریلا ہے۔ اچھی اچھی چیزیں پسند کرتا ہے۔ اعلیٰ موسیقی، اعلیٰ رقص، اعلیٰ کھانے، لباس اور مشروبات، آئینہ خوب دیکھتا ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اسے دیکھنے والے بھی خوش ہوتے ہیں۔ بڑا مخلص، دلدار اور با مروت آدمی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

رشتوں کا احترام کرنے والا، دوسروں کے دکھ میں تڑپ رکھنے والا، مدد کرنے والا بھی۔"(۷)

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان جس کردار کا ذکر کرتے ہیں اور جس طرح اس کا حلیہ بیان کرتے ہیں قاری کے ذہن پر سب کچھ منتقل ہو جاتا ہے۔ وہ جس شخص کی شکل و صورت کو لفظوں میں بیان کرتے ہیں تو وہ شکل و صورت آنکھوں سے سامنے آجاتی ہے۔ ان کی تحریر صاف اور واضح ہے۔ چنانچہ ایک کردار اپنی اصل شکل میں آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ امریکہ میں ایک سیاہ فام کا حلیہ یوں بیان کیا ہے:

"ایک سیاہ فام جوان عجب حلیے کا تھا۔ کالا سیاہ لباس اور اس رنگ کی ٹوپی۔ ہاتھ کی ہر انگلی میں دو دو تین تین انگوٹھیاں، انگوٹھیوں میں طرح طرح کے پتھر۔ ہاتھوں میں چاندی کے چوڑے کڑے، سینے پر طرح طرح کے بیج، ٹوپی پر تمغہ، ایک ہاتھ میں لمبی سی بیٹری، شکل شریفوں جیسی کام عجیبوں جیسے۔"(۸)

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کا ایک سفر نامہ "بلیک پول سے بوسٹن تک" برطانیہ و امریکہ کی سیر پر مشتمل ہے۔ اس سفر نامے میں بھی کردار نگاری کے خوبصورت نمونے ملتے ہیں۔ وہاں جہاں گئے، جن جن لوگوں سے ملے یا ان کو دیکھا اور سُنا تو ان کے کردار کو چند جملوں میں ضرور نمایاں کیا۔ انہوں نے سفر نامے میں کہیں کسی کردار کو بغیر تعارف کے نہیں چھوڑا یعنی اپنے قاری سے اس کا تعارف ایسے کرایا کہ اس کی شخصیت اور عادات و اطوار سے قاری کو فوراً آگاہی ہوئی۔ اگر شخصیت کوئی تاریخی شخصیت ہے تو اس کے تاریخی حوالے بھی رقم کر دیئے اور تاریخی حوالے ماہ و سال کے ساتھ رقم کیے۔ اس طرح تاریخی حوالوں کے ساتھ کسی شخصیت کا تعارف کروانا سفر نامہ نگاری کی ایک اہم خوبی ہے اور اس خوبی کو انہوں نے اپنے سفر ناموں میں جا بجا نبھایا ہے۔ برطانیہ میں مقیم اردو کے معروف ادیب محمود ہاشمی سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ان کا تعارف ان کی مشہور تصنیف اور ان کی زندگی کی اہم معلومات کے ساتھ ان الفاظ میں کیا ہے:

"آج سب سے پہلی ملاقات اردو کے مشہور بزرگ ادیب اور "کشمیر اداس ہے" جیسی شاندار رپورتاژ کے مصنف محمود ہاشمی سے ہوئی۔ ان کا گھر ایشیائیوں سے بھرپور ایک خستہ حال علاقے میں تھا۔ ہم پہنچے تو ۸۳ سالہ ہاشمی دروازے پر موجود تھے۔ ان کو پھول پیش کیے اور دست بوسی کی۔ میں نے آنے سے قبل فون پر بات کی تھی تو کہا تھا جلد آکے دیکھ جاؤ کیا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پتہ اگلے ہفتے تک زندہ بھی رہوں۔ واقعی بڑے علیل تھے۔ محمود ہاشمی ۱۹۴۷ء میں سری نگر میں مجسٹریٹ تھے۔ آزادی کی جنگ شروع ہوئی تو سرکاری ملازمت کے باوجود اس میں کود پڑے اور گرفتار ہوئے۔ کچھ عرصہ جیل میں رہے۔ پھر ۱۹۴۸ء میں پاکستان ہندوستان کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ ہوا تو کراچی آئے۔ دو چار برس ادھر اُدھر کی ملازمتیں کیں۔ پھر ۱۹۵۳ء میں برطانیہ شفٹ ہو گئے۔ محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے۔ ۱۹۸۵ء میں ریٹائر ہونے پر اٹھارہ برس سے لکھنے پڑھنے کے کام میں مصروف ہیں۔ کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ بچوں کے لیے اردو قاعدے لکھے ہیں۔ پانچ کتابوں کے مسودے تیار کر رکھے ہیں مگر علیل ہیں۔"(۹)

کردار نگاری میں ڈاکٹر ظہور احمد اعوان اختصار کے قائل ہیں۔ مختصر لفظوں میں ایک شخصیت کے سبھی ضروری خدوخال لفظوں میں اجاگر کر دیتے ہیں۔ ان کے چند جملے ہی ایک شخصیت کے سماجی مقام و مرتبے، تعلقات، مزاج اور عادات و اطوار کا پورا منظر نامہ سامنے لے آتے ہیں۔ باتوں باتوں میں ایک شخصیت کی قومیت، زبان اور مشاغل وغیرہ سب کا نقشہ کھینچ لیتے ہیں۔ امریکہ میں ملنے والے احمد سعید نامی شخص کا تعارف ان الفاظ میں کر کے ان کے کردار کو سامنے لاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

"احمد سعید پشاور کا روڑہ ہے۔ ۴۰ برس قبل یہاں آیا۔ ریڈیو پاکستان پشاور میں بطور انجنیئر ملازم تھا۔ یہاں آکر بھی ریڈیو، موسیقی اور کیسٹوں کا کاروبار شروع کیا۔ چھوٹی چھوٹی رنگی ہوئی داڑھی، مختصر قامت، چاق و چوبند جسم، سر کے بال پورے رنگے ہوئے، متحرک و فعال، آواز میں ایک خاص قسم کُھرج، اندر سے پورے کا پورا پشاوری، دلیپ کمار کا دوست، دلیپ جب بھی امریکہ آتا ہے احمد سعید کے پاس ٹھہرتا ہے۔"(۱۰)

سفر نامہ "زبانِ یارِ من ترکی" میں ایک بزرگ سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے پھر اچانک ایک اور شخص کا حلیہ بیان کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

"میں باہر نکلا تو ایک عجیب شخص نظر آیا۔ حلیہ بڑے بزرگوں اور ولیوں والا۔ لباس شلوار قمیص اور منہ میں سگریٹ۔ دھواں اور سُوٹے۔ میں پاس گیا اور انگریزی بولی تو بابا اردو میں رواں ہو گیا۔ بابا جوہانسبرگ میں کوئی بہت بڑا دینی مدرسہ چلاتا تھا اور دیوبند سے فارغ التحصیل تھا اس لیے خوب اردو بولتا تھا۔"(۱۱)

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے ایک سفر نامہ خطوط کے ذریعے مرتب کیا ہے اور اس کا نام ہی ”ابن بطوطہ کے خطوط“ ہے۔ مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کے دوران انہوں نے اپنے احباب کو خطوط لکھے اور ان خطوط میں وہاں کی زندگی کے بارے میں لکھا۔ یہ خطوط میں سفر نامہ ہے۔ اگرچہ زیادہ طوالت خط میں مناسب بھی نہیں لیکن مصنف نے خطوط میں بھی اکثر کرداروں سے متعلق بنیادی اور ضروری معلومات فراہم کر کے کردار نگاری کے فن کو خوب نبھایا ہے۔ دراصل مصنف نے جو کچھ دیارِ غیر میں دیکھا ہے، جو سُنا ہے اور جن جن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی ہیں ان تمام ملاقاتوں میں اپنے قارئین کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں اور اسی غرض سے انہوں نے ہر واقعے، ہر منظر اور ہر کردار کو قارئین کے لیے کھول کر رکھا ہے۔ بعض غیر اہم کرداروں کے بارے میں بھی ضروری معلومات فراہم کی ہیں تاکہ قاری ان کے ہر مشاہدے اور تجربے کا حصہ بنے۔ پیرس سے لکھے گئے "استاد بشیر" کے نام خط میں ایک دوست کے احوال بیان کرتے ہوئے ان کے فلیٹ میں کام کرنے والی ایک دوشیزہ کا سراپا بھی بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی خاص کردار نہیں ہے۔ اس دوشیزہ کے بارے میں لکھا ہے:

> ”ان کے خوبصورت اپارٹمنٹ میں ایک الہڑ مٹیار کچھ زیادہ ہی جوان و حسین و سمارٹ خوش لباس میم روزانہ کئی گھنٹے کام کرنے آتی ہے۔ عمر اٹھائیس تیس کے درمیان مگر حسن و جوانی ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ کپڑے دھوتی ہے، کھانا پکاتی ہے، جوتے پالش کرتی ہے، گھر کی صفائی کرتی ہے۔ غرض ہاؤس کیپر ہے۔ نام ہے نتاشا یا سٹیلا۔ اور تعلق ہے ہنگری یا بلغاریہ سے۔ انگریزی سے نابلد مگر وہ تو کوئی زبان بولتی ہی نہیں۔ اس کی آواز میں نے سُنی نہیں۔ شاید گونگی بھی ہو مگر جاوید صاحب کو اپنی کھڑکدار فرانسیسی کے ناقابل فہم احکامات اس پر برساتے اور اسے سر ہلاتے اور کچھ گنگناتے سُنا تو خیال آیا کہ گونگی نہیں مگر بے زبان حیوان و معصوم ضرور ہے۔“(۱۲)

المختصر ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کے سفر ناموں میں فن سفر نامہ نگاری کے دیگر لوازمات کے ساتھ ساتھ کردار نگاری کے خوبصورت نمونے ملتے ہیں۔ ان کے سفر ناموں میں شاید ہی کوئی کردار ایسا ہو جس کے انہوں نے چند جملے لکھ کر قارئین سے اس کا ضروری تعارف نہ کروایا ہو۔ انہوں نے ایک شخص کو جس طرح پایا، اس کے بارے میں جو محسوس کیا وہ سب قارئین کے لیے تحریر کر دیا۔ کردار نگاری میں ان کا اندازِ تحریر اختصار کا حامل ہے۔ وہ مختصر انداز میں کردار کا حلیہ اور دیگر ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں اور قاری کو غیر ضروری باتوں میں الجھائے نہیں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

رکھتے۔

حوالہ جات

۱: ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، دیکھ کبیرا رویا، ادارہ علم و فن، پشاور، ۱۹۹۲ء، ص۱۴۳۔

۲: ایضاً، ص۱۲۱۔

۳: ایضاً، ص۴۷۸۔

۴: ایضاً، ص۱۰۳۔

۵: ایضاً، ص۱۱۲۔

۶: ایضاً، ص۶۲۔

۷: ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، دی امریکن ڈائری، ادارہ علم و فن، پشاور، ۲۰۰۱ء، ص۳۶۔

۸: ایضاً، ص۱۲۱۔

۹: ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، بلیک پول سے بوسٹن تک، مکتبہ عالیہ، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص۶۸۔

۱۰: ایضاً، ص۲۵۹۔

۱۱: ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، زبان یار من ترکی، تھرڈ ورلڈ ایجوکیشن فورم، پشاور، ۲۰۰۸ء، ص۱۰۱۔

۱۲: ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، ابن بطوطہ کے خطوط، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء ص۱۳۲۔